توحید باری تعالیٰ پر اجمالی نظر

(۴)

از مولوی محمد اسید صاحب اسد کھرایاں دربھنگوی جامعہ رحمانیہ

جہاں جس انجمن میں کفر و بدعت کا تعلق ہو　　وہاں سے ہے ہمیں لاحول پڑھکر بھاگنا بہتر

ذاتِ حق ہر جہت سے لائق حمد اور مستحق عبادت ہے، اپنی ذات کے لحاظ سے بھی، اور انعامات کے رو سے بھی۔ اس مختصر تحریر سے ہر طرح کے شرک و کفر کی تردید ہوگئی۔ کیونکہ جب ذاتی طور پر بھی سب طرح کے کمال کا مالک وہی ہر اور انعامات کا فیض بھی اسی کی طرف سے ہے تو کسی دوسرے کی کسی طرح بھی شرکت نہیں ہو سکتی، نہ ذات میں، نہ صفات میں اور نہ عنایات میں، پس وہی مستحقِ حمد ہے اور وہی مستحق عبادت ہے اور وہی مالک و پروردگار ہے، اور اس کا کفر و کفران سراسر نازیبا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام فرماتے وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ (پ۱۲ ع۱۵) میں اپنے باپ دادا ابراہیم اسحٰق او ریعقوب علیہم السلام کے دین کا تابع ہوں ہم کو کسی طرح زیبا نہیں کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک بنائیں یہ عقیدۂ توحید ہم لوگوں پر خدا کا ایک فضل ہے۔ لیکن بہت سے لوگ شکر نہیں کرتے۔ (ف) ابن عباسؓ نے کہا یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بات مجھکو اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے حاصل ہوئی ہے اسلئے کہ میں نے ملتِ کفار سے جوکہ قیامت کے منکر ہیں اور عذاب و ثواب کی امید نہیں رکھتے، اجتناب کیا ہے اور طریق کفر و شرک کو چھوڑ کر اپنے آبا کی پیروی اختیار کی ہے اور ان رسولوں کی راہ پر چلا ہوں۔ بس یہی حال اس شخص کا ہوتا ہے جو سالک طریق ہدی اور متبع سبیل مرسلین اور معرض جادۂ ضالین ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے دل کو سوجھ دیتا ہے اور وہ جس سے ناواقف تھا سکھاتا ہے اور راہِ نیک کا امام بنادیا ہے۔ ابن کثیر و کبیر)

وَكَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ (پ۱۳ ع۶)

اور بہت سی نشانیاں آسمانوں اور زمینوں میں ہیں جن پر یہ لوگ گزرتے ہیں اور ان کی پرواہ تک نہیں کرتے (ف) اکثر لوگ جو دعوٰی ایمان کا کرتے ہیں سو وہ لوگ شرک میں گرفتار ہیں مثلاً بہت لوگ پیروں، اماموں، پیغمبروں اور فرشتوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں اور ان کی منتیں مانتے ہیں اور بلا کے ٹلنے کیلئے اپنی بیٹوں کو ان کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اپنے بیٹے کا نام غلام محی الدین وغیرہ رکھتے ہیں جیسا کہ تیسری قسط میں نظر سے گذرا ہوگا۔ اور ان کے جینے کیلئے کوئی کسی کے نام کی چوٹی رکھتا ہے کوئی کسی کے نام کی بدھی پہناتا ہے کوئی مشکل کے وقت کسی کی دوہائی دیتا ہے کوئی اپنی باتوں میں کسی کے نام کی قسم کھاتا ہے اور بعضے لوگ

تاگوں پر اعتقاد رکھتے ہیں کہ بس شفا اسی میں ہے۔ احمد میں عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم فرماتے تھے کہ وہ تعویذات جس میں اسمائے الہی نہ ہوں اور منکے اور تولہ شرک ہے۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ (پ۱۳ ع ۸) اور خدا کی فرمانبرداری تمام آسمان والے اور زمین والے خوشی سے اور ناخوشی سے کر رہے ہیں اور ان کے سایہ بھی صبح وشام اطاعت کرتے ہیں (ف) ایماندار تو اس کی اطاعت بخوشی کرتے ہیں اور بے ایمان اڑے وقت اس کی اطاعت کا دم بھرتے ہیں اور بالکل اس شعر کے مصداق بنتے ہیں ؎

عامل اندر زمان معزولی　　شیخ شبلی و بایزید شوند

اگر بغور دیکھیں تو ان کے سایہ بھی سربسجدہ ہیں۔ اس طرح کہ سایہ جو ادھر ادھر سورج کے مقابلہ میں گھومتا رہتا ہے وہ بھی اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ہم اور ہماری اصل کسی دوسرے سے متاثر اور منفعل ہیں نہ کہ واجب الوجود اور مستقل بالذات یہی ان کا سجدہ ہے (جامع البیان)

اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (پ۱۳ ع ۸) جن لوگوں کو انھوں نے اللہ کا ساجھی بنا رکھا ہے کیا انھوں نے بھی خدا جیسی کوئی مخلوق بنائی ہے کہ مخلوقات ان پر مشتبہ ہو گئی ہیں۔ آپ کہدیجئے اللہ ہی سب چیزوں کا خالق اور وہی سب پر اکیلا ضابط ہے۔ (ف) کیا ان لوگوں نے جو اللہ تعالی کے شریک ٹھیرائے ہیں انھوں نے کوئی مخلوق اللہ تعالی کی مخلوق کی طرح پیدا کی ہے جیسے آسمان وزمین اور سورج وچاند کہ ان کی مخلوق خدا کی مخلوق سے مل گئی ہو یعنی یہ بات اس طرح پر نہیں ہے کہ امر مشتبہ ہو جاوے بلکہ جب اپنی عقل سے فکر کریں گے تو صرف اللہ تعالی ہی کو منفرد بخلق پائینگے

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ۔ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ (پ۱۴ ع ۸) اور اللہ کے سوا جن لوگوں کو یہ پکارتے ہیں وہ کچھ پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود مخلوق ہیں۔ محل موت ہیں نہ دائم الحیات اور ان کو خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائینگے۔ (ف) اس آیت میں اللہ تعالی مشرکوں کی حماقت اور نادانی بیان کرتا ہے یعنی مدد مانگنے اور پکارنے کے لائق تو وہ شخص ہے کہ جس نے کچھ پیدا کیا ہو اور زندہ بھی ہو۔ مشرک ایسے احمق ہیں ان کو پکارتے ہیں جو مردے ہیں ہمارے زمانے کے جاہل مسلمان مردوں بزرگوں سے حاجتیں مانگتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ وہ خود اپنے جینے مرنے میں کسی اور کے محتاج ہیں وہ دوسروں کی کیا مدد کرینگے۔